سوال

پر روزہ (193) ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

، تیئس سال کی عمر کا ایک جوان ہوں۔ میری عمر تقریباً پندرہ سال تھی جب میرے والد صاحب نے مجھے روزہ رکھنے کی تلقین کی۔ اس وقت میں کبھی روزہ رکھ لیتا تھا اور کبھی چھوڑ دیتا تھا کیونکہ اس وقت میں روزے کے حقیقی معنی و مفہوم سے آشنا نہیں تھا لیکن بالغ ہونے اور روزہ کے معنی و مفہوم سے آگاہ ہو

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

ان کی عمر پندرہ سال ہوجائے تو وہ شرعی احکام کا مکلف ہوجاتا ہے کیونکہ یہ عمر بلوغت کی عمر ہے، لہذا سائل نے بالغ ہونے کے بعد جو روزے ترک کئے ہیں ان کی قضا لازم ہے۔ روزہ کی حکمت سے ناواقفیت ترک روزہ کے لیے عذر نہیں بن سکتی، لہذا اسے چاہیے کہ جو روزے اس نے رکھے نہیں یا رکھ کر!

ذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب الصیام : ج 2 صفحہ 167

محدث فتویٰ